

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بحر اول پانی جاری کے پانی میں پہلا چشمہ پانی کی کیفیت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 قَدْ مَكَرَ كَذِبًا خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَلَكُوتِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 اور زمین چھ دن میں اور تحت اوسکا پانی پر تھا تو ایک کعبہ الہی بنا کر پیداکر اللہ تعالیٰ نے باقوت سب اور سبکی
 طرف نظر ہیبت سے دیکھا وہ پانی ہو گیا پھر سو کو پیداکر اور پانچ سو کو پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 سدق ابن عباس اور رور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ پہلے میدانِ آسمان اور زمین سے دو خیرین ہوئے
 ستین عرش اور پانی جو وقت ازوہ الہی تعلق ہوا کہ زمین و آسمان پیدا کرے پانی سے دھوان اوٹھایا
 اوس سے آسمان اور زمین پیدا کی تفصیل اسکی تفسیر و تفسیر مذکور ہے بسبب طول نہ کہتے اور دوا عرش کے پانی پر
 ہونے سے یہ ہے کہ کوئی حال ان دونوں کے درمیان میں نہ تھا نہ یہ کہ عرش پانی پر تھا اور پانی سے دیر
 کا پانی نہیں ہے بلکہ یہ وہ پانی ہے جو عرش کے نیچے تھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد پانی سے دیر کا پانی ہو سکتا ہے
 حالان عرش۔ یا میں میں اور بعض نے کہا ہے کہ عرش کا پانی پر ہونا یہ کہ یہ ہے قدرت الہی و عرش الہی
 تَرْجُمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمُفْتِحِينَ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا هَرِيرَةُ أَرْبَعُونَ
 كَيْفَ مَا قَالَ الْبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ كَيْفَ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ بَيْتٌ ثُمَّ يَنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَا
 يَنْتَبِهُونَ كَمَا يَنْتَبِهُ الْفُلُ قَالَ وَكَيْفَ مِنْ الْأَرْضِ كَيْفَ لَا يَنْتَبِهُ إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَظْمُ الذُّبُرِ وَمِنْهُ
 مِزْجٌ كَبِ الْأَخْلَاقِ يُؤْمَرُ الْعِلْمَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ حَضَرَتُ ابْنِ هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَوَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 وَسَلَّمَ لَمَّا مَلَكَ دُونَ نَحْوِ مِائَتَيْ جَالِسٍ كَانَتْ صَاحِبَةٌ تُوْجِدُ فِيهَا هَرِيرَةُ جَالِسِينَ فِيهَا مَلَكٌ فَكَانَ مَلَكٌ فِيهِ
 بَرَزَ مِنْهَا كَيْفَ صَاحِبَةٌ تُوْجِدُ فِيهَا جَالِسِينَ فِيهِ كَانَتْ فِيهِ أَوْسَعُ تَفْسِيرٍ فِي الْأَكْثَرِ كَيْفَ جَالِسِينَ فِيهَا جَالِسِينَ فِيهَا جَالِسِينَ فِيهَا
 میں نے کہا یہ بھی نہیں کہہ سکتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسایا پھر پیدا ہو گئے آدمی اور جاندار چھ دن
 بسطرح ہزار اور گنا نسریں سے اونگتی ہے کہ کہ اور کوئی چیز انسان کی ایسی نہیں کہ بوسیدہ نہ ہو گا ایک پانی
 ربرہ کی اور اوس سے قیامت کے دن انسان پیدا کیا جائیگا اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن مثل آدم
 کے پانی سے گا اوس سے تختہ علی مرے زندہ کریگا فرمایا حتی سجاد تعالیٰ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ
 فِي الْأَرْضِ وَأَرْسَلْنَا بِرَحْمَتِنَا الْغُلَامَ الْأَبْرَارَ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَلَكُوتِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 وہ پانچ زمین میں سجود نہر ہند جھوٹ نہر بلخ دجلہ و فرات نہر اوسے عراق مثل نہر مصر اللہ تعالیٰ نے
 انہیں پانچوں نہروں کو ایک نہر نہروں جنت سے زمین پر لا کے پیار و نہیں پیر کر کیا اور پھر ہزاروں نہروں کو
 سے زمین پر دیا جاری کیے لوگوں کے نفع کے واسطے اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
 مِنْ مَّاءٍ اَو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہر چیز کو الا ایک پانی سے بعض مفسرین نے اسکی تفسیر میں لکھا ہے کہ پہلا

کہ مضائقہ نہیں جب تک کوئی اثر نہ خجاست کا نہ کیے جو تمھارا پانی جاری اور دریا اور نہ کے بیان میں
 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكَلِّبُ الْبُخْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا
 الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ قَضَيْنَا نَأْيَهُ عَطِشْنَا أَفْتَقُو ضَرْبًا عَمَاءَ الْبُخْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخُفْ
 مَاءُ الْخُفِّ مِثْقَلُهُ أَلْفٌ حَبْرَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ كَمَا وَنَوْنُ فِي كِتَابِهِ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 پس کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دریا میں اور اپنے ساتھ لادے تھے من تھوڑا سا پانی مہر اگر وضو کرین ہر
 اوس سے تو پانی سے رہیں کیا پھر وضو کیا کہن دریا کے پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر خیال
 ہے اوسکا پانی حلال ہے اوسکی چھلی مسئلہ پانی جاری ناپاک نہیں ہوتا ہے بیشک اوسکا رنگ یا بو یا مزہ ناپاک
 سے بدل نہ جائے اس پر فتویٰ ہوا یا اوس پانی میں ہوتا ہے جو قلیل ہو اور آہستہ آہستہ ہوتا ہو مسئلہ پانی
 جاری میں وہ ناپاک پڑی ہو جو دکائی نہیں دیتی مثل شیشاب کے نجس ہوگا جب تک مزید رنگ یا بو بدل نہ جائے اور اگر
 دکائی دیتی ہے مانند زردار اور نجاست غلیظہ کے اور نہ زری ہے تو جہاں زردار پڑا ہے اوسکے بہاؤ کی طرف وضو کرے
 دوسری طرف نہ کرے اور اگر نہ پڑی ہو تو اس سے ملا ہوا پانی بہت ہے تو ناپاک ہے اور اگر تھوڑا ہے تو پاک ہے اور اگر
 نقصان نہ ہو جائے جگہ اور دیر ہو کہ وضو کرے مسئلہ جب نہر میں پانی آئیگی جگہ بند ہو جائے متغیر ہوگا حکم حیان کا وضو کرے
 اوس کے جاری میں مسئلہ لوگ مہینے کے کمارے نہر کے وضو کرتے ہیں وضو جائز ہے یہی صحیح ہے مسئلہ نہر کے
 اندر سبب نہیں نجس ہے اور اوس پر پانی جاری ہوا اگر پانی اس قدر ہے کہ زمین نہیں دکائی دیتی تو ناپاک نہوگا مسئلہ
 پانی جاری تھوڑا ہو یا بہت کسی نے چاہا کہ وضو کرے افضل ہے کہ ہر بار واسطوں سے بے حیدر پانی آتا ہے
 اور اگر کیا اور ہر سے جبر کو پانی بہتا ہے بہت پانی میں جائز ہے اور تھوڑے پانی میں لائق ہے کہ اس انداز
 وضو کرے کہ دوبارہ پانی لینے تک آب مستعمل ہو جائے یہ جب ہے کہ پانی تیز نہ بہتا ہو اور جب پانی تیز بہتا ہو تو
 سب طرح وضو جائز ہے اور شائع بخار رائے وسعت دی اور جائز رکھا وضو کو سب طرح جب پانی بہت ہو تو دم
 بلو کی واسطے مسئلہ ایک برتن شراب کا دریا میں ٹوٹ گیا اور کسی نے نہ وضو کیا اوس جانب میں جبر پانی بہتا ہے
 جب تک جو بارنگ یا زہر شراب کا پانی میں نہ پائے وضو جائز ہے مسئلہ برے ہوئے کتے سے نہر کا عرض بند ہو گیا
 اور کتے کے اوپر سے پانی جاری ہوا اگر وہ پانی جو کتے سے ملے آتا ہے کہ ہے اوس پانی سے جو کتے کے
 اوپر آتا ہے تو بہاؤ کے جانب وضو جائز ہے ورنہ نہیں جائز ہے اور بعض نے کہا اگر مرنے ہوئے کتے سے عرض کا
 بند ہو اور اوس کے اوپر دیر نیچے سے پانی جاری ہے اوسکے بہاؤ میں وضو کا کچھ مضائقہ نہیں جب تک جو بارنگ
 یا زہر متغیر نہ آئی پر فتویٰ ہے مسئلہ ایک شخص پٹیلے کے نیچے بیٹھا اور دوسرے سے کہا کہ برائی سے
 پاک پانی بہاؤ سے اوسنے بہایا اور پٹیلے سے پانی نیچے گرنے لگا ایک طرف یہ وضو کرے اور دوسرے

[The page contains dense handwritten Persian script in Maghrebi style.]

پانی ایک مقام تک پہنچ جو وہ درود سے کہہ رہے اور اوس میں نجاست پڑی ہو سیلا اور وہ درود پڑھیں
ہے اعتبار نجاست پڑنے کے وقت کا ہے مسئلہ پانی وہ درود ہے تو نجاست پڑنے سے بخش ہوگا مسئلہ
متغیر نہواوس سے وضو غسل جائز ہے اور غمق کا اعتبار نہیں ہے مسئلہ کسی نے تالاب میں جنابت کا غسل کیا
اور اوس کے پانی پر نجاست ظاہر ہے تو صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اس مقام پر وضو جائز نہیں ہے اور اگر
نجاست ظاہر نہیں ہے تو جائز ہے اس پر فتویٰ ہے واسطے ضرورت کے مسئلہ حوض میں وضو کیا اور نجاست کا
شبہ ہے یقین نہیں ہے تو وضو کرنا واجب نہیں کہ کسی سے دریافت کرے مسئلہ ایک حوض جو پانی
اوس میں ایک ٹاٹ سے پانی داخل ہوتا ہے اور دوسری طرف سے نکلتا ہے اوس میں وضو سبب جائز ہے یا غیر فتویٰ
ہے مسئلہ پانی طویل در عرض میں اس قدر ہے کہ اگر جمع کریں تو وہ درود ہوا و غمق میں تھوڑا ہے اوس میں وضو کیا
کچھ معنایہ نہیں آسانی کیواسطے یہی مختار ہے اور نجاست پڑنے سے بخش ہوگا جب تک بل نجاست اور غمق کا اعتبار
نہیں ہے مسئلہ ایک حوض وہ درود تھا حکماً بخش ہوگا پھر پانی مبرا اور باہر نکلا اب کس قدر پانی باہر نکلے تو
پاک ہو فتیہ الی جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جب قدر پانی حوض میں ہے اس سے تھوڑا نہ بچے تو پاک ہو اور
بعض مشائخ نے کہا ہے کہ جب قدر پانی بخش ہوا ہے اوسی قدر نکلیجائے تو ظاہر ہوا اور خواجہ امام ابو کریم
بلخی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بہ مجرد پانی نکلیجائے کے پاک ہے اسی پر فتویٰ ہے مسئلہ ایک حوض وہ درود تھا اور دوسرا
کہ وہ حوض جو کم ہے بخش ہوا اور وہ درود میں اسکا پانی آیا تو وہ درود بخش ہوگا مسئلہ ایک مالی کنارے
حوض کے ایک گز چوڑی اور سو گز لمبی ہے یا دو گز چوڑی اور پچاس گز لمبی ہے اوس میں طہارت کرنے میں
اختلاف ہے ظاہر روایت میں طہارت رواں ہوگی ابو نصر بلخی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ وہ اسے خواجہ امام ابو کریم
جو زبانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جس جگہ ایک عضو دہوئیں دس گز اسطر اور دس گز اسطر پانی
مستعمل ہو جائے خواجہ ابوخص کبیر بخاری اور عبد اللہ مبارک مروزی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جس جگہ پانی
اس قدر ہو کہ اگر اوس کے طول کو عرض میں ضربیں تو وہ درود ہوا و غمق طہارت روا ہے مسئلہ تھوڑا پانی پایا
اوس میں نجاست کا یقین نہیں ہے وضو غسل کرے اور تیمم کرے اسی طرح اگر حمام میں گیا اور حوض میں
تھوڑا پانی پایا اور اوس میں نجاست کا یقین نہیں ہے تو وضو کرے اور پانی جاری کا انتظار نہ کرے مسئلہ
ایک شخص کی ہنر کو خاص بنے غضب کیا اگر اس ہنر کو خاص میں جگہ ہے دوسری جگہ لے گیا لائق نہیں کہ اوس
دینہ کرے اور اگر ہنر انجی جائے قدیم پر ہے تو وضو کرنا اور پانی پینا مکروہ نہیں ہے مسئلہ تھوڑے
پانی میں نجاست پڑی جائز نہیں اوس سے وضو کرنا اور کپڑے وغیرہ کا دھونا مسئلہ ایک شخص کو دیکھا کہ حوض
کے بخش پانی سے وضو کرتا ہے واجب ہے اوسکو جبر کرنے اور بعض کے نزدیک واجب نہیں

اگر ستمل پانی کنوین میں گرا فاسد ہو گیا محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اوس سے وضو جائز ہے جیسا کہ بیٹک غائب ہو
کنوین کے پانی پر یہی صحیح ہے اور سخت میں ہے کہ اوس سے وضو جائز ہے جیسا کہ لب و پانی پر مذہب مختارین
تمام ہوا کلام علامہ موصوف کا اس کلام سے دریافت ہوا کہ اگر کسی پاک پانی میں ستمل پانی گرا جب تک اوس پانی پر
غالب ہو گا یعنی اوس سے زیادہ ہو گا وضو جائز ہے اسی پر فتویٰ ہے مسئلہ عرض کہ مسلمانوں کی گندگاہ
واقع ہوا تو میں استنجہ کرنا اور نجس کچرا دھونا الیٰ حلیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے لیسے کہ اکثر لوگ پانی پیسے
زمین اور وضو اور غسل جائز ہے مسئلہ جو پانی کہ حوض میں ٹھہرا ہوا ہو اوس کے پانچ دسے زمین پہلایہ کہ اوسین
نجاست کا پٹا کوئی مینین جانا اوس میں وضو جائز ہے دوسرا منع سے حوض میں پانی داخل ہوتا ہے
اور لوگ اوس حوض سے وضو کرتے ہیں تیسرا پانی سے پانی داخل ہوتا ہے اور لوگ حوض میں برتن
بائے دوسرے ہیں جو تھا لوگ حوض سے کا سے میں پانی لیکے منج کے پچھے لگاتے ہیں اوس سے کچھ پانی نکل
جاتا ہے پھر وضو کرتے ہیں پانچواں لوگ بن سے پانی لیکر وضو کرتے ہیں پانچواں بہتر ہے چوتھے سے
اور چوتھا تیسرے سے تیسرا دوسرے سے دوسرا پہلے سے اور وضو سب سے جائز ہے مسئلہ دو حوض
چھوٹے میں ایک سے پانی نکلتا ہے دوسرے میں داخل ہوتا ہے ان دونوں کے درمیان میں وضو کیا جائز ہے
ایسے کہ جاری میں مسئلہ حوض کا پانی نجس تھا شک ہو گیا پھر اوس کے بیچ میں کنواں کو دیا تو کنوین کا پانی طاہر
بلا خلاف اور اگر کنوین کا پانی نجس ہو کر خشک ہو جائے اور پھر عود کرے تو اس میں اختلاف ہے الیٰ یوسف
رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک نکالا نجسے پاک ہو گا اس واسطیکہ طہارت نکالی جانے پر موقوف ہے
اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے یہی صحیح ہے مسئلہ نہر کے بیچ میں پانی جاری ہے اور اوپر اوہر ایک پانی
ٹھہرا ہوا ہے اگر وضو کس نے جانب را کہ نیسے ٹھہرے ہوئے میں کیا جائز ہے مگر ہر را پانی نہا و مسئلہ نجس پانی
بڑے تالاب میں آیا اگر چہ نجس پانی غالب ہو لیکن تالاب کے پانی کو نجس نہ کرے گا اس واسطیکہ جب تالاب میں آیا
تو تالاب کا پانی ہو گیا اوس کے طہارت کا حکم کیا جائیگا مسئلہ پانی عمیق اس قدر ہے کہ اگر پہلایا جاوے تو وہ
وہ درہ ہو اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا صحیح یہ ہے کہ کثیر ہے اور واجب اسکا خلاف ہو اس واسطیکہ اگر
کثرت کا اہنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک طہر غالب نہ ہو نہ چھوٹے نجاست کا ایک جانب سے دوسری جانب پر ہو اور جب
جانب پانی کے قریب ہون کے نوبے شک از نجاست کا ایک طرف سے دوسری طرف ہو نہ چھوٹے گا اور
استعمال پانی کے اوپر ہوتا ہے نہ عمق میں توجہ اس پانی میں نجاست یسے کی نجس ہو گا مسئلہ
رہٹ گھومتا ہے اور اوس کے حوض کی نالی کا منہ کھلا ہے اوس میں پانی آتا ہے جس قدر رہٹ اوٹھتا ہے
نجس ہو گا وہ بمنزہ جاری کے ہے مسئلہ اور جو گرہ ہے کہ دریا اور تالاب کے کنارے کو دوی جانب میں اوس کے کیت

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور آٹھ گز عرض ہو اور بعض نے کہا وہ درودہ بعض نے کہا پانزہ درودہ بعض نے کہا بیست و سبب
 صحیح و مشہور زیادہ اور فتویٰ وہ درودہ ہر دو اور تمام مستاحج متاخرین نے وہ درودہ کو واسطیے معتبر کیا کہ وہ
 اذنا ہر گز نہیں ہوتا ہر شمار اعداد کا ابو الیث رحمہ اللہ نے کہا ہے اسی پر فتویٰ ہے مسئلہ شایع رحمہ
 اللہ نے گز زمین میں طرح پر اختلاف کیا ہے بعض کتاب میں تھما کر پیر کیا گز ہے اور اس گز کی مقدار میں اختلاف
 بہت کتب میں لکھا ہے کہ وہ گز نیم شست ہو اور ہر شست براگوٹھا کر انہیں ہر دو چوبیس انگلی میں ہر شمار حروف
 لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے اور بعض نے کہا ہے کہ پیر کا گز سات شست ہو اور ہر شست پر
 انگوٹھا کر اس میں ہر دو بعض کتب میں صحیح زمین کا گز پانچ سات شست ہو اور ہر شست براگوٹھا کر آٹھ
 اور بعض کتابوں میں صحیح ہے کہ ہر زمان و مکان میں گز مروج اسی مکان و زمان کا ہے بے ذکر کپڑے اور
 زمین کے گز کے لیکن صاحب غنیۃ المستفی نے اس قول کو دلیل اور ثبایا ہو اور معتبر نہیں کیا بلکہ بہت خلاف
 کہا ہے یہ سب طبع کے اور سبکی تقریر نہیں لکھی یہ سب قول جو چاہئے لکھے یہ مربع میں ہر گز عرض ہو ورنہ معتبر
 چھتیس گز زمین ہی صحیح ہو اور یہی بدل ہر عداد الحساب و واسطیے کے سوا مفتی بھی چالیس گز زمین تار عایت کسکی
 مشکل نہ ہو اور یہ عایت وہ درودہ میں پیر کیا گز معتبر ہو لوگوں کی آسانی کے واسطیے اس پر فتویٰ ہے اور اسکی یہودت
 ہے کہ جو عرض ہر جانب سے دس گز ہو اور گرد پانی کا چالیس گز اور سب پانی تنگ گز یہ مقدار طول و عرض کی ہے
 اسی واسطیے متاخرین نے فتویٰ دیا ہے مربع میں چالیس گز کا اور مدبرین چھتیس گز کا اور مثلث میں ہر جانب
 سے سوا بذریعہ گز اور پانچواں حصہ گز کا کپڑے کے گز سے مسئلہ لوگوں نے مقدار عروق میں اختلاف
 کیا ہے بعض نے کہا ہے جو گز گز ہو اور بعض نے کہا گز ہر عین ہو اور بعض نے کہا بالشت ہر گز ہو اور بعض نے
 رحمہ اللہ نے کہا ہے اگر باتہ سے پانی اوٹھا دین تو جو چیز اس کے نیچے ہے نہ کہلجائے اور بعض نے کہا
 جو پانی کہ ٹخنوں تک پہنچے اور حوالہ دیکھنے والے کی راس پر ہو اور بعض نے کہا اگر باتہ ڈبو دین تو پانی جدا
 ہو کے دو جگہ نہ ہو جائے اور بعض نے کہا اگر کڑی سے لکڑی ملا دین تو پانی سے پانی کو ٹپنے کو منع
 نہ کرے بعض نے کہا کہ عموماً مشغال کے عرض سے زیادہ ہو اور بعض نے کہا اگر درم سپید پانی میں لین
 تو اوپر سے کہائی نہ دے بعض نے کہا اگر باتہ ڈبو دین تو زمین تک نہ پہنچے اور بعض نے کہا اگر چار
 اونگلی کے قدر گز ہو اور معتبر عین میں اس قدر پانی ہے کہ باتہ ڈبونے سے زمین نہ کہلجائے یہی صحیح
 ہے اسی پر فتویٰ ہے تفسیر احشیمہ قلین کے پانی کے یا نہیں قسرا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اِدْبَلْعَ الْمَاءَ وَ قَلْتِیْنَ لَا تَحْمِلُ حُبًّا حَبِیْبٍ یُّنْجِیْ بَانِی وَ قَوْلُهُ کُوْنِیْنِ اَوْ ثَمَانِیَا اِیْ بَعْنِیْ خَمْسِیْنِ
 ہونا ہے مسئلہ لوگوں نے تفسیر قلین میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہر پانچ مشک کا ہے ہر مشک

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

تو قیاس میں کاپانی پر مقدار عدم مراست میں غیر مستقیم سے تیسرے یہ کہ غمخوار و محترود و میاں بر بالو
 اور کنوین کے پانی کے پونچھا ہوا کا ہے اگر متغیر کر دے اس کے رنگ یا پو یا تر کو تو نجس ہوگا ورنہ نہیں مسئلہ
 پہنچے کہ در میاں ہر بالو اور پانی کے کنوین کے اس قدر دوسری ہو کہ نجاست یا ایک کنوین تک نہ پہنچے
 اس دوسری کا اندازہ پانچ یا سات گز کیا گیا۔ غیر لازم ہے بلکہ معتبر نہ پونچھا نجاست کا ہے اور یہ مختلف ہوتا
 سختی اور نرمی زمین سے مسئلہ یا ایک کنوین ہر بالو کے قریب ہر جگہ جیتک متغیر نہ ہو اس کا رنگ یا فزا یا پو
 اور اس کو دو گز پر اس واسطے مقدّر کیا کہ اگر ان دونوں کے درمیان میں دس گز کی دوسری ہے اور کنوین
 میں اثر بالو عد کا یا یا تو پانی نجس ہے اور اگر ایک گز کی دوسری ہے اور اثر بالو عد کا یا یا میں نہ پانچ تو پانی نجس
 صحیح ہے مسئلہ ہر بالو عد کو یا ایک کنوین کیا اگر ایسا گز اور وسیع کیا کہ نجاست اس کی طرف نہ پہنچی تو پانی
 اور اگر گز اگر کو اس واسطے سے اور وسیع کیا تو جواب دہ کی نجس ہیں اور اگر گز کی میں ظاہر ہے پانچو ان چھ
 کنوین کے احکام میں مسئلہ مساکن کنوین کے منی ہیں اتیان احادیث پر قیاسی نہیں ہیں اس واسطے کہ
 قیاس چاہتا ہے کہ ہر گز کنوین پاک نہ ہو جیسا کہ در حدیث کا واسطے عدم امکان طہارت کے بسبب مسئلہ
 نجاست کی کنوین کی مٹی اور دیواریں اور تھوڑے تھوڑے جاری ہونے پانچو تہ سے کنوین کے پانی کہ
 نجس نہ ہو واسطے سقوط حکم نجاست کے بسبب مشکل ہونے احتراز اور قلیل کے جیسا منقول ہے امام
 سے کہ متفق ہوئی میری اولیٰ کیوسف رحمہ اللہ کی رائے اس بات پر کہ کنوین کا پانی پانی جاری کے
 حکم میں ہے ایسے کہ نکلتا ہے کنوین کی تہ سے اور اوپر سے کہ نتیجہ ہے تو نجس ہوگا لیکن جملہ بالائے نجس
 طول کہیں پانی اور انسان ہاتھ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مثل انہی کے
 ہے جلیط انہا کہیں والے کے اختیار میں ہوتا ہے مسئلہ امام مالک رحمہ اللہ کے تنقید کنوین مثل منہ
 جاری کے ہے پانی اس کا فاسد نہیں ہوتا ہے نجاست پڑنے سے جب تک متغیر نہ ہو یا رنگ یا پو اور امام
 رحمہ اللہ نے کہا ہے جب پانی طہاتین کو پہنچے فاسد ہوگا نجاست پڑنے سے اور خفیہ کے نزدیک قتل چھوٹے
 حوض کے ہے فاسد ہوگا جس چیز سے چھوٹا حوض فاسد ہوتا ہے لیکن اگر کنوین وہ درجہ جو فاسد ہوگا اس کا
 پانی نجاست پڑنے سے جب تک متغیر نہ ہو مسئلہ اور دوسری ہے امام ابو حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ کہ اگر
 نجس نہیں ہوتا ہے مثل پانی جاری کے اور جب کنوین عریض نہ ہو اور اس کے عمق میں پانی وہ درجہ یا زیادہ
 ہو اگر وہ میں نجاست پڑی اس کے نجاست کا حکم کیا جائے گا صحیح احوال میں گواہن و حبان نے کہا کہ یہ حدیث
 مخالف ہے سب اصحاب کے قول کے اس واسطے کہ اگر یہ تصحیح ثابت ہو تو بیشک ہمارے اصحاب کے قول جو کہ میں
 مذکور ہیں منہم ہوں اور ہمارے اصحاب نے اس طور پر تعبیل کی ہے کہ جب کنوین سے نجاست کا نکلنا واجب ہو

ہاں بالو عد کا پانی اگر گز سے زیادہ ہو تو نجس ہے

[The page contains dense handwritten Persian script in Maghrebi style.]

نہیں کرتا ہے بلکہ جامع مسئلہ اگر یہ جانور سو پانی کے کسی اور چیز میں سرے سے شہر اور غیر تو محمل فاسد کر کے
 شیرے وغیرہ کو یا جامع اور اگر نیک مرے بعض کے نزدیک فاسد و نجس کوٹے گا اور بعض کے نزدیک نیک
 و نجس کوٹے گا یہی اصح ہے مسئلہ مینڈک کی دو قسم ہیں ایک مینڈک صحرائی ہوتا ہے بعض کے نزدیک اگر
 یہ پانی میں مرا فاسد کرے گا اسواسطیکہ زمین خون سائل ہوتا ہے اور ایک مینڈک دریائی یہ پانی کو فاسد نہ کرے گا
 کہ زمین خون سائل نہیں ہوتا ہے اور مینڈک دریائی و صحرائی کی پہچان یہ ہے کہ مینڈک دریائی کے انگلیوں کے
 بیچ میں پردہ مثل چمکی کے ہوتا ہے اور مینڈک صحرائی میں نہیں ہوتا ہے مسئلہ جانور مائی او سے
 کہتے ہیں کہ پیدائش اور مہنا اسکا پانی میں ہوا و صحیح امام احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ سے یہی ہے کہ پانی کو جانور پانی کا
 نجس نہیں کرتا ہے اور بعض کے نزدیک مائی او سے کہتے ہیں کہ جسوقت پانی سے نکلا جائے اسی وقت مر جائے
 جسکے نزدیک ان جانوروں میں خون سائل نہیں ہوتا ہے اونکے نزدیک یہ ظاہر ہیں اور جسکے نزدیک خون
 سائل ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ پانی معدن و مکان اون حیوانات کہ ہے اور جسے اپنی معدن و مکان میں ہو
 اوکو نجاست کا حکم نہیں کیا جاتا ہے مسئلہ جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوتے ہیں اور اونکا کھانا حرام ہے اگر
 پانی میں مرے اور پھول اور پھٹ جائیں تو اس پانی کا پینا مکروہ تحریمی ہے مثل مینڈک وغیرہ کے ہوا
 اسکے افرایا پانی میں پراگندہ ہو جائے ہیں اور حرمت پانی کی بسبب نجاست کو ہر جگہ اسکے گوشت کی حرمت
 کے جہت سے ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ چمکی طافی کا حکم مثل مینڈک کے ہے جب پانی میں نہ کرے پکڑے
 ہر جگہ اسواسطیکہ اسکا کھانا بھی حرام ہے مسئلہ چمکی کی دو قسمیں ہیں ایک بڑی جس میں جان
 سائل ہوتا ہے اگر وہ پانی میں سرے فاسد کرے گا اور اگر کنوین میں گرے اور مرے ظاہر روایت میں
 میں ڈول کہینچے جائیں گے اور اگر پھول یا پھٹ گئی تو سب پانی کہینچا جائیگا اور اگر چمکی چوٹی ہے
 زمین خون سائل نہیں ہوتا ہے وہ نہ پانی کو فاسد کرے گی نہ کنوین کو اور کچھ پانی کہینچا جائیگا کیونکہ اگر پانی میں
 مرے نہ کرے پکڑے ہوگی تو اس پانی کا پینا مکروہ تحریمی ہے مثل مینڈک کے بسبب اسکے گوشت کی حرمت کے
 مسئلہ پرندہ آبی تھوڑے پانی میں مرا تو پانی کو فاسد نہ کرے گا یہی صحیح ہے بروایت احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ اور اگر
 کسی اور چیز میں مرا جب بھی بالاتفاق فاسد کرے گا اسواسطیکہ زمین خون سائل ہے اور پانی میں رہتا
 ہے پیدائش میں ہوتا ہے مثل بط و مرغابی وغیرہ کے مسئلہ اگر یہ جانور پانی کے باہر سرے اور پانی میں
 مرنے کے جب بھی اون کا حکم وہی ہے جو پانی میں مرنے کے وقت صحیح روایت میں اسکا تو ان چشمہ
 جوئے جانوروں کے حکم میں سخن اَنْسَیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ فِي الْفَارَةِ مَا تَنَفَّسَ فِي الْبَارِ وَاجْزَأَتْ مِنْ
 مَا تَحْتَهَا يَنْزَحُ عَشْرُونَ كَوَا انْشَرَفَتْ عَنْهُ سَبْعُونَ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ

اگر پانی میں مرے
 اگر پانی میں مرے
 اگر پانی میں مرے

کنوین میں ڈال دینا واجب ہے دوسرے سے چالیس ٹول کینچنے اور کس میں اہل یہ ہے کہ وہ کینچے جیسا کہ
 ہوا اور جہیز میں ڈال دینا اگر دونوں برابر ہیں تو برابر ٹول کینچنے جائیں گے اور اگر ایک زیادہ ہو تو وہ
 ہوگا کہ زیادہ میں اور زیادہ کینچنے پڑیں گے اسکی مثال یہ ہے کہ تین کنوین ہیں ہر ایک میں بیس ٹول کینچنے واجب ہے
 وکنوین سے بقدر واجب کینچنے کے برے میں ڈال دیتے اب اس سے چالیس ٹول کینچنے جائیں گے اور اگر ایک
 کنوین سے میل ایک سے دس ٹول بقدرے کنوین میں ڈال دیتے اب اس سے بیس ٹول کینچنے جائیں گے اور اگر ایک
 کنوین سے بیس ٹول کینچنے واجب ہوئے اور دوسرے سے چالیس و دونوں سے بقدر واجب کینچنے کے بقدر
 ڈال دیتے اب اس سے چالیس ٹول کینچنے جائیں گے وافی اصل کے اگر ایک ٹول کینچنے اوس کنوین سے جس سے چالیس
 کینچنے واجب تھے اوس کنوین میں ڈال دیتے جس سے بیس کینچنے واجب تھے اب اس سے چالیس ٹول کینچنے جائیں گے
 مسئلہ ایک چوٹ شکرے میں مرگیا اور یہ پانی کنوین میں ڈال دیا محمد بن احمد کہ جب قدر پانی ڈالے اوس سے زیادہ کینچنا
 جائیگا اور بیس ٹول ہی کینچنے جائیں گے یہی صحیح ہے اور اگر ایک قطرہ اس شکرے کے پانی کا کنوین میں گرا تو بیس ٹول کینچنے
 جائیں گے اور اگر چوبیس ٹول یا بیس ٹول یا ستر قطرہ اس پانی کا کنوین میں گرا تو سب پانی کینچنا جائیگا اگر ممکن ہو مسئلہ
 کنوین میں چوڑا گرا اور ذرہ نکلا جب بھی بیس ٹول کینچنے مستحب ہیں مسئلہ کنوین سے چوڑا نکل سکا اور میں سو ٹول کینچنے
 واسطے ضرور جس کے ظاہر ہوگا مسئلہ کنوین میں بیس ٹول کینچنے اور سرگئی چند ٹول کینچنے جائیں گے ایک روایت
 میں بیس ٹول ایک روایت میں ہے اگر اس سے کم کینچے جائیں گے مسئلہ چوبیس کنوین میں گرا دے اوشکے جیسا کہ کنوین میں
 ہے جس سے ایک مدت تک پانی بہرنا چوڑوین گے تا معلوم ہو جائے کہ گل گئی اور مٹی ہوئی ہوگی اور بعض نے کہا
 چہ عینہ تک پانی نہ بہرین گے مسئلہ چوبیس کنوین میں گری بعض روایت میں دس ٹول کینچنے جائیگا اگر زندہ
 سکی اور اگر گئی یا بھول یا پھٹ گئی تو اسکا حکم مثل چوبیس کے ہو مسئلہ کنوین میں چوڑا مردہ خشک گرا یا پاکی کر گیا سٹانی
 کینچنا چاہیے **احکام ان حتمہ** متوسطہ جانور کے حکم میں **حکم من حیوان** **لانی** **سیدہ** **احمد بن** **رضی اللہ عنہ** **ان فی الدنیا**
اذا ماتت فی الدنیا **ان فی الدنیا** **ان فی الدنیا** **ان فی الدنیا** **ان فی الدنیا** **ان فی الدنیا** **ان فی الدنیا** **ان فی الدنیا**
 مرا اور زور کا لایا کینچنے جائیگا اوس سے چالیس ٹول مسئلہ اگر کنوین میں کوئی حیوان گرا اور ذرہ نکلا اور اسکے متعلق
 پانی ہو نہ ہو دیکھیں گے اگر چوڑا اوس جانور کا ظاہر ہے تو یہ پانی بھی چاہرے گا چوڑا اوس کا جس سے تو یہ پانی بھی نہیں ہے
 سب پانی کینچنا جائیگا اور اگر چوڑا مکروہ ہے تو یہ پانی بھی مکروہ ہے مستحب ہے بیس ٹول کینچنے اگر اوس کا چوڑا
 ہے مثل خراگہ ہے کے سب پانی کینچنا جائیگا اور مختار یہ ہے کہ کچھ نہ کینچنا جائیگا اس واسطے کہ حیوان ان دونوں کا بال
 ظاہر مسئلہ جس جا ٹول کینچنا مستحب ہو تا ہے بیس ٹول سے کم کینچنے جائیگا اور بعض کتاب میں کہ پانی مکروہ
 دس ٹول کینچنے مستحب ہیں مسئلہ کنوین میں مرنا و کبر و تراب و تراب و تراب اسکے کوئی اور جانور گرا اور چوڑا یا ہوتا نہیں تو

گھوڑا یا بکری یا گاو یا سیف یا بچہ یا گدہ یا کتا اگر اور مر گیا ہو یا لایا ہوا یا نہین سسپاٹی کینچا واجب ہو مسئلہ کتا
کنوین میں اگر ایک تریک نجس العین ہوا یا بیکو نجس کہ یا مارا ہو یا نہین منہ ڈوبا ہو یا نہین اوٹھیکے تریک نجس العین میں ہو
نجس نہ کر گیا یا بیکو اگر و سکا نہ نہین ڈوبا ہی صحیح ہو اور بعض نہ لکھا ہو کہ بزرگاہ و سکی منتقلیت ہی ہو خارج کہ بیطرف ہو
یا بیکو فاسد کر گیا بخلاف او حیوانات کے او صحیح ہو کہ کتا نجس العین میں ہو مثل سوز کے فاسد کر گیا یا بی کو جب تک اس کا
منہ نہ ڈوبے یا اس کے بدن پر نجاست نہ ہو اسی طرح سے سب نور و رندے چار پائے ہوں یا پرندے او
او کتا گوشت کما نا حرام ہے نجس نہ کر گیا یا بیکو اگر زندہ بیکلے او را و کتا منہ بانی میں نہ ڈوبا ہی صحیح ہو مسئلہ
وہ جانور جو نجس العین ہو مثل سوز کے اگر کنوین ہو گئے تو نجس کرے گا یا بیکو اگر چا و سکا منہ بانی میں نہ ڈوبا ہو مسئلہ
حیوان دھویا ہوا تو بے پانی میں گر فاسد کر گیا او را و س بانی سے وضو جائز ہو و سوان چشتہ میں بانی میں کہ
آدمی کے او ترے یا کرنے سے کنوین نجس ہو تا ہی یا نہین مسئلہ آدمی پاک کنوین میں او ترا منہ کر کے واسطے یا ڈول
کھانے کو او را و س کے اعضا پر نجاست نہین ہو او زندہ بخلاف فاسد کر گیا کنوین کو او را و سکا بانی طاہر و مطہر ہو کہ کینچا یا
مسئلہ بے وضو و نجس کنوین میں او ترا ڈول کھانے کو او را و س کے اعضا پر نجاست ہو او راستجا نہین کیا ہے
یا استجا و سیلے سے کیا ہو سب پانی کینچا یا بیکو او را و س کے اعضا پر نجاست نہین ہو اس میں بی حنیفہ رحمہ
سے بین و این بین اطہر ہو کہ پانی نجس ہو جائیگا او رو شخص خارج ہو گا جنابت سے پہر نجس ہو گا نجس پانی سے
یہاں تک اگر گلی کی او رنگ میں پانی ڈالا تو او سکو قرآن پڑھنا حلال ہو مسئلہ حیض ہالی عورت بعد بند
ہونے حیض کے کنوین میں گری او را و س کے اعضا پر نجاست نہین ہو تو وہ مثل مرد و جبے ہو او را و س کے بند ہونے
خون کے گری او را و س کے بدن پر نجاست نہین ہو وہ مثل مرد و طاہر کے ہو جب کنوین میں نہین کر کے واسطے
او ترے اسلے کہ وہ عورت اس کرنے سے حیض سے نہین نکلی تو پانی استعمال نہ ہو گا مسئلہ کافر کنوین میں اگر او
زندہ کلا سسپاٹی کینچا یا بیکو اسی طرح اگر کافر کنوین میں او ترا تو مری ہو یا بی حنیفہ رحمہ لکھ کہ جب او سکا خالی نہین ہو تا
حقیقیہ یا کیسے اسلے سب پانی کینچا یا بیکو او را و س غسل کر کے کنوین میں او ترا او رو وقت کھلا تو اگر پانی نہ کینچا یا بیکو
مسئلہ جو کافر ڈول کھانے والے کنوین میں ڈول کھانے کو او ترے میں اگر غسل و استجا کر کے او را و س کا
باندہ کے کنوین میں او ترے نو کنوین پاک ہو او را و س پانی کینچا یا بیکو او را و س بانی کینچا یا بیکو اگر ممکن ہو
مسئلہ میت کافر کا نجس ہے سیلے او را و س غسل کے اگر میت کافر کا بعد غسل کے نہ ہو بے پانی میں گایا یا
کر گیا اسو سیلے کہ وہ مثل سوز کے ہو لیکن زندگی میں اس جب تک نجس نہین ہو کہ او شامی ہوا امت خدا سے لایزال کی
او اس سے کہ شایہ سعادتا سلام کی نصیب ہو چشتا و کفر یہ او را و زندگی تمام ہوئی تو بدتر جہا سور سے
مسئلہ میت مسلمان کا اگر سیلے غسل کے کنوین میں اگر او پانی فاسد ہو گا او را و بعد کے شوہر پانی یا کنوین

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

چکا گوشت کما نا حلال ہے جس سے یہ بجااست حیضہ رحمہ اللہ کے نزدیک کسی پر فتویٰ ہے مسئلہ
 پیشاب پانی اور پسہ کا اور پسہ لگندہ پانی کا اور میٹنی جو ہے کی نجس ہے اور رعایت میں تھوڑے پانی کو فاسد کر گئی
 اور بڑے کو اور پانی کا پیشاب اگر کنوین میں گرا سب پانی کھینچا جائیگا اسواسطیکہ اسکا پیشاب نجس ہے یہی صحیح جو احادیث
 جو ہے کا پیشاب کنوین میں گرا تو کچھ نہ کھینچا جائیگا یہی اصح ہے مسئلہ اگر سوئی کی ٹوک یا ناس کے سکے قند پیشاب
 کی چھینٹیں کنوین میں گرین یا بخار نجس گرا کچھ پانی نہ کھینچا جائیگا مسئلہ پیشاب پاویٹ چمکا ڈر کی فاسد نہ کرے گی
 کچھ نہ پاویٹ کو اسلئے کہ اس سے بچنا مشکل ہے مسئلہ پیشاب مینڈک ویانیکا پانی کو فاسد نہ کرے گا اور پیشاب
 سینڈک صحرائیکا نجس ہے بارہواں چشمہ گوبراویٹنگنی وغیرہ کے حکم میں مسئلہ ایک بادو میٹنی اوٹ
 یا کبری کی کنوین میں گری فاسد نہ کرے گی پانی کو استھنا اور وجہ استھان کی یہ ہے کہ جنگلی کنوین کسے رشتہ میں تھیں نہ تھیں
 ہوتے اور مویشی او سکے کو میٹنی کرتے ہیں اور اسکا اثر کنوین میں پونہ پتا ہے اور امام مکر تاشی رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر روکے
 کنوین میں اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ایک ویٹنگنی بھی کنوین کو فاسد کرے گی اسواسطیکہ ضرورت معلوم اور اصح ہے
 کہ حکم دونوں کا ایک ہے کیونکہ اسلئے اگر تھوڑی گری تو معاف ہے اور بہت میں ضرورت نہیں جو وہ
 ہے بہت اسے کہتے ہیں جبکو دیکھنے والا بہت جانے بھی مروی ہے ایضہ رحمہ اللہ سے اور اسی پر اعتماد ہو اور پھر
 کہا کہ بہت اسے کہتے ہیں کہ جب ٹولی کھینچیں تو کوئی ڈول میٹنی سے غالی نہ نکلا تو کم جواسکے خلاف ہو یہی صحیح جو احادیث
 کو فرق نہیں تراشے گا اونا بتاؤ شکستہ اور لید اور گوبراویٹنگنی میں اسواسطیکہ ضرورت سکون شامل ہے مسئلہ
 بکری نے دودھ بہرے برتن میں دوڑتے وقت لکھا یا دو میٹنی کی سب کچھ میٹنی کا لڈالین گے اور وہ وہی لہرن گے
 اگر اوس وقت میٹنی نکال ڈالی اور اوسکا رنگ نہ آیا نجس ہو گا واسطے محوم ہوئے اور ضرورت اسلئے کہ بکری کی عادت ہے
 کہ دودھ روتے وقت میٹنی کرتی ہے اور ضرورت میں حدیث موجود ہے تو ساقط ہو گا حکم نجاست کا مسئلہ کبریا بڑا بڑا
 بیٹ کنوین میں گرے فاسد نہ کرے گی پانی کو مسئلہ مرغ کی بیٹ بالاتفاق نجس ہے مسئلہ جو چمکے جانور کے
 بیٹ سے باہر گئے پھر اندر چلی جائے او کا حکم مثل حکم گوبراویٹنگنی کے ہے مسئلہ اختلاف کیا بول و برازاوان جانوروں
 میں چکا گوشت کما نا حلال ہے مالک احمد رحمہ اللہ نے کہا روایت مشہور میں ظاہر ہے اور ایضہ رحمہ اللہ نے کہا کہ بیٹ
 اور چٹا کی ظاہر ہے اور باقی نجس اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ مطلق نجس ہے مسئلہ اتفاق کیا اس بات میں
 کہ جن جانوروں کا گوشت کما نا حرام ہے اوں کا پس لگندہ نجس ہے مگر ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے اس بات کا اعتقاد کیا کہ
 بیٹ اور جانوروں کی جو پرندوں میں شکار کرتے ہیں مثل جرہ اور باراویٹ وغیرہ کی ظاہر ہے یہی اصح ہے
 اسلئے کہ اس سے بچنا مشکل ہے مسئلہ غنیا کنوین میں گرا جس کر گیا پانی کو بہت ہو یا تھوڑا تیر سوال چشمہ کے
 میان میں جن چیزوں کے گرنے سے کنوین کا سب پانی کھینچا واجب ہے مسئلہ آدمی یا کبری یا کتا وغیرہ

[illegible]

شیعہ کی اور غمناک کیا ہے اور فقہ حنفی امام مسلم الدین نے شرح جامع صغیر میں کہ اعتبار غلبہ کا ہے یعنی غلبہ کا اور
 فتویٰ ہاں ہے کہ موقوف کیا جائے بلکہ مثلاً پر اور خلاصہ میں لکھا ہے کہ تین سو ڈول کیسے ہے یہ فتویٰ ہے اور
 الدایمین لکھا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول غلط ہے اس مسئلہ میں تصحیح اور فتویٰ مختلف ہے اور فتویٰ امام محمد
 کے قول پر عمل ہے لوگوں کی آسانی کے واسطے اور عمل وایت ابی نصر رحمہ اللہ پر اور طبعاً اسوا سلیکہ اختیار میں لکھا ہے
 کہ جو امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ آسان ہے لوگوں پر لیکن پوشیدہ نہیں ہے ضعف اور سکا اس لیے کہ جب شرح
 حکم دیا ہے پانی کیسے کا بسبب بنماست کے قواعد کی طہارت کم ڈول کیسے سے یعنی عدد معین سے موقوف ہے
 اوس مقدار کی روایت سموح پر اور یہ کہان بلکہ یا تو لاین عجاس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اسکے خلاف ہے
 بعض متاخرین نے اختیار کیا کہ اگر کسی کے جہت و کرم ہو نہ کرنا کنوین کے چشموں کا ہے اشکال تو بند کرین گے
 اور سب پانی کیسے پرین گے اور اگر تین گنا چشموں کا مشکل ہے اور جانا کہ اس کنوین میں اوپر سے نیچے تک طول و عرض
 و عمق کیسا ہے تو لگائی ڈال کے جو طریقہ مذکور ہوا کریں گے اگر اسکا بھی علم نہیں ہے تو اگر ممکن ہو عمل اندازہ
 دو شخص صاحب بصارت پر کریں گے اور اگر یہ بھی مستعذر ہو تو اسقدر پانی کیسے پرین گے کہ عجز ظاہر ہو صاحب گال کے
 غلبہ کے یہ تقریر صاحب بحر الرائق کی تمام ہوئی اسکے اقوال سے دریافت ہوا کہ اسقدر پانی کیسے پرین گے کہ جو غرض
 ہوا اور جنہوں نے امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دیا اوکو ضعیف کہا لیکن قاضی القضاۃ علامہ بدر الدین
 محمود یعنی بنایہ شرح ہدایہ میں عجز کی اس طرح تصریح فرماتے ہیں کہ کنوین سے اسقدر پانی کیسے چاہیے کہ عجز ظاہر ہو اور
 جب عجز ظاہر ہو کہ تو تکلیف ساقط ہوگی فتاویٰ شعبی میں ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب دو سو یا تین ڈول
 کیسے ہو تو گویا غلبہ ہو یعنی عجز ظاہر ہو ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب دو سو یا تین ڈول
 اسقدر کیسے پرین گے کہ غلبہ ہو یا بیع میں اسکو جمع لکھا ہے اور فتاویٰ عثمانیہ میں ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ
 دو سو یا تین سو ڈول کیسے ہو غلبہ ہو ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب دو سو یا تین ڈول
 صاحب بصارت کو پائے تو قول محمد رحمہ اللہ پر عمل کرے اور دو سو ڈول کیسے ہو تو کافی ہے واسطے طہارت
 اور زیادتی دو سو یا تین کے لیے ہے مگر تجاوز میں سو سے و سو اس سے ان سب نحو و لئے دریافت ہوا
 کہ تین سو ڈول تک کیسے چاہیے یہی غرض ہے اسی پر فتویٰ ہر مسئلہ بعض کتب میں امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے
 مروی ہے کہ کنوین کا عرض و عمق بالشت سے مانپ لیں گے پھر ضرب دین کے عمق کو عرض میں پھر عجز ظاہر
 کے دو ڈول کیسے پرین گے مسئلہ کنوین کی مٹی واسطے حربے کیسے پانا واجب نہیں ہے اسی پر فتویٰ ہے
 چودہویں ان چشموں اگر کنوین نجس ہو جائے تو کس ڈول سے پانی کیسے پرینا اور پے پے کیسے پرینا شرط
 ہے یا نہیں مسئلہ جب کنوین سے چند ڈول پانی کیسے پانا واجب ہوا تو کس ڈول سے کیسے پرینا ہے جو معجز

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

نو کون تھے اس کنوین کے پانی سے وضو کیا تھا اگر گریکا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے نماز کا اعادہ کریں اور اگر
 گریکا وقت دریافت نہیں ہے تو امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر چہ یا پیر نہ وہ وغیرہ پھول یا پیر گیا ہو
 تو تین دن رات کی نماز پیرین و نہ لکھن مات کی نماز کا اعادہ کریں اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک جب تک
 گریکے وقت کا یقین نہ ہو تا نہ پیرین کے اسی پر فتویٰ ہے مسئلہ کوئی جانور کنوین میں پھول یا پیر
 گیا ہے تو جو کھانا اس پانی سے تین روز تک پکھا ہے نہ کھائے اور اگر پھول یا پیر نہ ہو تا نہ پیرین تو جو کھانا اس دن
 پکھا ہے نہ کھائے اور اسی کو لیا ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے اولیٰ یوسف رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب سب
 کنوین کا پانی کینچنا واجب ہو تو جو چیز اس پانی سے پکائی ہے ان کو نہ کھائے اور کٹے وغیرہ کو کھلانیکا کچھ
 مضائقہ نہیں اور بعض نے کہا کہ گھار کے ہاتھ و آلے اور اس پانی کو لگی میں چرکنے کا کچھ مضائقہ نہیں
 اور چار پائی کو یہ پانی نہ پلاوے اور اگر اس پانی میں آنا گوز ماس ہے تو یہ چار پائیوں کو کھانے مسئلہ صاحبین
 رحمہم اللہ نے کہا نہ خواست چاہ کا وقت علم کے حکم کیا جائیگا لوگوں پر کچھ نماز کا اعادہ لازم نہیں ہے نہ ہونا
 اس پر گریکا جس کنوین کا پانی پونچھا قبل علم کے یہی قیاس ہے ایسے کہ شک سے یقین داخل نہیں ہوتا ہے
 اور ہم یقین کہتے ہیں اس کے طہارت کا زمانہ گذشتہ میں اور نہ خواست کا شک ہے اس واسطیکہ احتمال ہے
 کہ وہ جانور اور کین میں مر ہو پیر ہوا ہے کنوین میں اگر مر ہو یا بعض شہما ریا اور کون یا بعض جانور نے کنوین میں
 طلع یا مر جیسا ابی یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ میں نے دیکھا چیل کو اس کے چو پنچھن چو مارا دبا ہے تو
 کنوین میں ڈال دیا یہ دیکھ کے ابی یوسف رحمہ اللہ نے اپنے قول سے اس قول کی طرف رجوع کی سولہواں
 چشمہ جوٹے کھانے اور پانی کے بیان میں فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے من شرب من سور
 آخینہ کذب لہ عشر حسنات جو کوئی پیے جوٹا اپنے بہائیکا لکھی جائیں گی اس کے واسطے دس نیکیاں
 مسئلہ بعض کتب میں لکھا ہے کہ جوٹا چار قسم پر ہے اول وہ جسکی طہارت پر اتفاق ہے بیکراہتہ مثل جوٹ
 بنی آدم کے مسلم ہو یا کافر جوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت پاک ہو یا نجس جائز ہے جوٹا چار قسم پر ہے بیکراہتہ
 شربیکا جوٹا نجس ہے لیکن اگر شراب پینے کے بعد اس نے تین بار اپنے رال کو مٹی ہو تو طہر ہے ابی حنیفہ رحمہ
 کے نزدیک یا جس شخص نے شراب پی بہر توڑی دیر کے بعد اپنے ہونٹہ زبان سے چاٹ لیے اور تین بار سال
 گھوٹی اور پانی پیا تو پانی بچا ہوا طہر ہے مگر مٹی جوچین نری ہن وہ اگرچہ بعد ساعت کے بھی پیے جب بھی
 طہر نہ ہو گا اس واسطیکہ بڑے بال جو نجس ہو جائے ہن وہ زبان کے چاٹنے سے پاک نہیں ہوتے ہن اس واسطے
 جن جانور و نیکا گوشت کھانا حلال ہے اور کھا جوٹا بھی طہر ہے مثل اونٹ کا گوشت اور بکری کے دوسری قسم
 کا جوٹا نجس وہ جوٹا مرد سے چار پائیوں کا ہے تیسری قسم کا مردہ وہ جوٹا چھوٹا ہے وغیرہ کا ہے چوتھی قسم

[illegible]

[illegible]

بلکہ اس لیے کہ پاک اور پاک کر فیو الاموس مسئلہ ایک شخص جنب نے کنوین سے ڈول کھینچنے پانی اپنے سر پر
ڈالا پھر دوسرا ڈول کنوین میں ڈالا اور اسکے بدن سے کنوین میں قطر سیرپانکی ٹپکے اسکا کچا اعتبار
نہیں اگرچہ پانی مستعمل الی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نجس ہے لیکن اسوقت گویا کہ حکم نجاست کا مستعمل
ہوا اس واسطی کہ اس سے بچنا غیر ممکن ہے مسئلہ جنب نے غسل کیا ایک کنوین میں پھر دوسرے میں تہہ
اسی طرح دس کنوین میں یا زیادہ الی یوسف رحمہ اللہ نے کہا ہے سب کنوین نجس ہو گئے اور محمد رحمہ اللہ
نے کہا کہ تیسرے کنوین سے یہ شخص ظاہر نکلیگا پھر وہ یکدین گے اگر اسکے بدن پر عین نجاست ہے سب کنوین
نجس ہوں گے اور اگر اسکے بدن پر عین نجاست نہیں ہے تو سب کنوین کا پانی مستعمل ہوگا پھر تیسرے
کنوین کے غسل کے بعد اگر اسکے نیت غسل کی ہے تو پانی مستعمل ہوگا اور اگر اسکی نیت غسل کی نہیں ہے تو
مستعمل نہ ہوگا مسئلہ اپنے سر کے بال ٹٹا نیکو دھوے اور با وضو ہے تو پانی مستعمل نہ ہوگا مسئلہ عورت
نے کسی کے بال اپنے بالوں میں وصل کیے اور جو بال وصل کیے ہیں وہ دھوئے تو پانی مستعمل نہ ہوگا اور
اگر اپنے بال دھوئے تو مستعمل ہوگا مسئلہ جنب نے ایک پر کو دوسرے پر پر پکے غسل کیا
بچے کا پیر اوپر کے پانی سے پاک ہوگا بجلات وضو کے مسئلہ کسی نے اپنا ہاتھ کمانے
کے پہلے یا بعد دھو یا پانی مستعمل ہوگا مسئلہ جنب نے گلی کی نیت سے منہ میں پانی نہیں لیا
تو مستعمل نہ ہوگا محمد رحمہ اللہ کے قول پر اور اسی طرح اگر اپنے منہ میں پانی لیا اور اس سے
اپنے اعصاب دھوئے یا برتن میں بھر دیا تو ظاہر اور بطور ہے اور الی یوسف رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ وہ طور باقی رہے گا بھی صحیح ہے مسئلہ محدث نے اپنا سر برتن میں
مسح کے واسطے ڈالا تو پانی مستعمل نہ ہوگا الی یوسف رحمہ اللہ کے قول پر اس واسطے کہ پانی
اوس چیز سے نجس ہوتا ہے جس سے غسل کیا جائے اور ارادہ کیا جائے گا غسل کا لیکن
جس چیز سے مسح کیا جاتا ہے وہ مستعمل نہیں ہوتا ہے اگرچہ اوس سے مسح کا ارادہ کیا ہو اور محمد
رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر محدث کے دونوں بازووں پر جابر ہوں دونوں کو پانی میں ڈبو یا اپنے سر کو برتن میں
ڈبو یا جائز نہیں اور پانی مستعمل ہوگا مسئلہ غسل برتن میں گرا اگر تھوڑا ہے فاسد نہ گریگا اور تھوڑا تو
کہتے ہیں کہ ظاہر نہو جس مقام پر پانی میں قطرہ گرا ہے مثل شبنم کے اور اگر ظاہر ہے اور دیکھا تو وہ بہت
ہے مسئلہ بعد وضو اور غسل کے کچھ مضائقہ نہیں کہ اپنا جسم رومال سے پوچھے اور مروی ہے کہ بیشک
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا ہے یہی صحیح ہے اور بعض نے کہا کہ مروی ہے اور بعض نے
کہ وضو کرنا ایک مکروہ ہے نہ غسل کرنا ایک مکروہ ایک شخص نے جنابت کا غسل کیا اور اس کے کچھ برتن میں پانی

انگو سے بتایا ہے اسی طرح ہنگامی شمس لائنہ طوائف رحمہ اللہ سے اور سنگاپور سے اور نہ زعفران و صابون کے
پانی سے جب پانی کا نام و رقت جاتی ہے اور گاڑا ہو جائے اور اگر وقت و لطافت و نام پانی کا باقی ہے تو
وضو جائز ہے مسئلہ میں چیز سے صفائی مقصود ہوتی ہے اگر پانی میں پڑے اوس پانی سے وضو
جائز ہے اگرچہ متغیر ہو مسئلہ میں کئی چیزیں وغیرہ پانی میں ہو گئی اور رنگ متغیر ہو گیا لیکن رقت باقی ہے
وضو جائز ہے اور اگر گاڑا ہو گیا تو جائز نہیں مسئلہ جائز نہیں وضو انگو تر کے پانی سے اور نیند
انگو رشک سے یہی صحیح ہے مسئلہ غسل وضو جائز نہیں ہے نیند غریب سے ایجنڈہ رحمہ اللہ کے
نزدیک یہی صحیح ہے مسئلہ کسی اشہابی وغیرہ اشہابی سے مثل سر کے و شوربے کے وضو جائز نہیں
ہے مگر نیند غریب سے وضو جائز ہے جب پانی مطلق نہو اول قول ایجنڈہ رحمہ اللہ پر آہ پایا جانا اس پانی کا
تیمم کو منع کرتا ہے اور نیند غریب سے کہتے ہیں کہ چوارے پانچین ڈالین اوس پانی میں اوسکی شیرینی آجائے
اور گاڑا یا نشیلا نہوا کر نشیلا ہو گیا تو اوسکا پینا حلال نہیں ہے اور اوس سے وضو بھی جائز نہیں ہے اگر
اوس سے تھوڑا چکایا تو صحیح ہے کہ اوس سے وضو جائز نہیں ہے قول ابی یوسف رحمہ اللہ پر تیمم کرے وضو کرے
اس سے دوسرے قول ایجنڈہ رحمہ اللہ پر اور قول محمد رحمہ اللہ پر صحیح کرے وضو و تیمم کو اگر اوس کے ساتھ گدھے کا
جھوٹا اندھیزہ خرابا تو گدھے کے جوڑے سے وضو کرے اور تیمم کرے اور نیند غریب سے کی طرف اتفاقات نکڑے
اسو اسطیکہ گدھے کا جھوٹا اصل میں طور ہے اب گدھے کے پیچھے مشکوک جھوٹا اور نیند غریب سے اصل میں طور
نہیں ہے مسئلہ نمک کے پانی سے وضو جائز نہیں ہے مسئلہ پانی مطلق متغیر ہوا مٹی یا خاک
یا گلی یا لودی یا دیر تک ٹھہرنے سے وضو جائز ہے مسئلہ جس پانی میں خاک مٹی ہے اور بتا ہے وضو
لیکن پانی غالب و قیہ ہے غیرین ہوا یا کداری جائز ہے اور اگر گاڑا ہے تو وضو جائز نہیں ہے مسئلہ
چند باتوں پانچین ڈالنا اور متغیر ہوا رنگ و مزاج اور اگر رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے اسو اسطیکہ پانی کا نام
وغیرہ باقی ہے مسئلہ متغیر صورتوں مذکورہ میں باقی رہنا رقت کا ہے اگر چہ اور باتوں وغیرہ چکایا گیا
اور پانی رقت پر باقی ہے تو وضو جائز ہے نہ نہیں مسئلہ پانی میں روئی ہو گئے اور رقت باقی ہے
تو وضو جائز ہے اور اگر گاڑا ہو گیا تو وضو جائز نہیں ہے مسئلہ ہنگامی پانی میں ڈالے اور وسیع
ہو گیا اگر رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ برف پانی میں ڈالے وہ گاڑا ہو گیا اوس سے وضو جائز
نہیں کہ وہ بتر لڑنے ہوئے برف کے ہے اور اگر گاڑا نہیں ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ جو چیز پانی میں
مٹی سر پانی نوکات کے اور پانی پر غالب ہوئی تو اوسکا حکم اوسکی چیز کا حکم ہے نہ حکم پانچینا اوس سے
بھی وضو جائز نہیں اور اگر پانی غالب ہے تو اوسکا حکم حکم پانچینا ہے اوس سے وضو جائز ہے مثل رو دو دوسرے

[illegible]

عادل نے کہا کہ یہ شخص ہے اس پانی سے وضو نہیں جائز ہے ورنہ جائز ہے اگر ایک شخص نے پانی کے
 طہارت کی دوسرے نے نجاست کی خبر دی اگر دونوں عادل ہیں تو ظن غالب پر عمل کرے چاہے وہ لون
 آزاد ہوں یا ایک آزاد و دوسرا غلام اگر وہ غلام نے نجاست کی اور ایک آزاد نے طہارت کی خبر دی
 تو لائق نہیں کہ وضو کرے اگر وہ آزاد فقہ نے طہارت کی اور وہ غلام فقہ نے نجاست کی حسبہ دی
 تو آزاد کا قول اختیار کرے اور اگر خبر دی لڑکے یا معتود یا کافر نے نجاست کی اور ظن غالب اوس کے
 صدق کا ہے تو اس پانچوہویک سے اور اور پانی سے وضو کرے اگر پاؤں اور اگر اور پانی نہ پاؤں تو
 تیمم کرے اور اگر ظن غالب اوس کے کذب کا ہے تو اوس پانی سے وضو کرے اگر وہ لون صورتوں میں یعنی
 صدق و کذب میں وضو کرے یا کافی ہے مسئلہ شک کے پانی سے وضو کیا اور اوسکی نجاست کا یقین نہیں
 ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ جوابی سے بہاگ اور پانی کے کا سی پر گزرا شل لائے عموماً نے کہا ہے کہ اگر
 تلی نے زخمی کر دیا ہے تو کا سانچس ہے ورنہ نہیں مسئلہ خشکی کا سانچ برتن میں مر گیا اگر اوس کے خون
 ساحل ہے تو پانچوہاں سد کریگا یہ الی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک سے لیکن بحیثیتہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک
 بخش کریگا مسئلہ شک میں موزے یا جو تیرکا ملکا اگر انجن نہ کریگا جیتک اوسکی نجاست کا یقین نہ ہو
 مسئلہ ایک شخص کے بیان میں شک میں ایک میں گئی دو شترے میں شیرانیہ شترے میں سرکا اوس شخص نے
 ہر ایک سے ہر چیز نکال کے طشت میں رکھے پھر اوس میں جو مارا یا تو اوس کے دریافت کی یہ صورت ہی کہ اگر
 جو ہے کا پٹ چاک کرین گے اگر اوس کے پٹ سے گئی نکلا تو گئی کا مشکا نجس ہے اگر سرکا نکلا تو سرکیا مشکا
 نجس ہے اگر شیرا نکلا تو شیرکا مشکا نجس ہے اگر کچہ نکلا تو بقی کے آگے رکھیں گے اگر بقی نے اوس چوہو کو کھا
 تو گئی اور شیرکا مشکا نجس ہے اور اگر نہ کھایا تو سرکیا مشکا نجس ہے اوسا طریقہ بقی گئی اور شیر کو کھاتی ہو
 سر کے کو نہیں کھاتی ہے مسئلہ جو بچے ہوئے گئی میں گر کے مر گیا تو جو پا اور اوس کے گرد کا گئی نکالنا میں
 گے پاک ہوگا اگر شک ہے ہوئے گئی میں نجاست پونچھی یا جو مار گیا جو نکالنا لین کے اور اوسکو چراغ وغیرہ
 میں جلا ڈالیں گے اور بعض نے کہا ہے کہ اوسکو اس طرح پاک کرین گے کہ اوس گئی کو ایک برتن میں
 رکھ کے اس قدر پانی ڈالیں گے کہ گئی بائیکے اوپر آجائے پھر پانی پسکین گے اسی طرح تین مرتبہ وہو میں گے
 گئی پاک ہوگا مسئلہ شیر میں جو مار گیا چوہو کو نکالنا لین کے اور اوس شیرے کو ایک برتن میں
 رکھ کے پانی ڈال کے اس قدر پکا دین گے کہ سب پانی جیسا ہے جس قدر شیرا تھا رہا ہے اسی طرح تین مرتبہ
 پکا دین گے پاک ہوگا مسئلہ شہد نجس ہو گیا تو اسی طرح تین بار پانی ڈال کے پکا دین گے پاک ہوگا
 چاہے اوس میں نجاست دی جرم ہو یا نہیں یا رنگا گیا ہو یا نہ آیا ہو مسئلہ جو پانی کہ سبیلون پر



بے اسراف مسئلہ حمام کا حوض نجس ہوا اور اوسمین پانی داخل ہوا طاهر بنو گا جب تک نہ مکمل جائے جس قدر
 اوسمین پانی ہے تین بار اور بعض نے کہا کہ جس قدر پانی ہے اکر ایک بار نکل گیا طاهر ہو گا واسطے غسلہ پانی جاری
 کے اور اصل او طہ ہے مسئلہ حمام کا حوض نجس ہو گیا اوسمین سے کسی نے اپنے کا سے مین پانی لیکے منبہ
 کے نیچے رکھ دیا منبہ کا پانی داخل ہوا اور کا سے کا پانی بہا اگر اوس سے وضو کیا جائز نہیں ہے اور بعض
 متاخرین نے کہا ہے کہ جس قدر پانی کا سے مین ہے اگر اوس سے زیادہ نکل گیا وضو جائز ہے یہ بات اوس وقت
 ہے جب منبہ سے کچھ پانی نکلا اور جاری ہوا اور اوسمین کوئی اثر انارثہ مذکورہ سے باقی نر یا اور اگر کوئی اثر
 انار مذکورہ یعنی نرے یا رنگ یا بو سی باقی رہا طاهر ہو گا اگرچہ بہت نکل گیا ہو مسئلہ ایک شخص حمام میں گیا
 اور غسل کیا اور باہر نکلا بے پردہ ہوئے کچھ مصافحہ منہین واسطے ضرورت کے اور نماز جائز ہے اسی پر فتویٰ
 ہے اور بعض کتاب میں دو مری روایت ہے کہ لازم ہے اوسکو دونوں پر درہونا ہر حال میں چاہے یقین
 ہو کہ اوسمین جنب ہے یا نہیں مسئلہ کسی نے حمام میں پیشاب کیا پھر اوسمین وضو کیا اوسمین اختلاف
 ہے لیکن ظہیر الدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر اس قدر پانی زمین پر گرے کہ قلب مطہین ہو اکر پیشاب بگیا تو طہا
 ہے مسئلہ جلے طہارت میں پیشاب کرا کر وہ ہے اور سبب مفلسی کا ہوتا ہے مسئلہ جو پانی کہ حمام کی
 زمین پر بہتا ہے اصح روایت ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ میں ہے کہ یہ پانی طاهر ہے جب تک یقین نہ ہو کہ
 امین جنب ہے خاتمہ مسائل متفرقہ کے بیان میں مسئلہ بخارات جو حمام کے دیوار اور چیت سے
 بسبب گرم ہو نیکے نیکے مین اگر گرے پر ٹپکے تو نجس کریں گے بعض کے نزدیک اور مختار یہ ہو کہ نجس نہ
 گے اگرچہ ناپاکی جلانی گئی ہو یا اصطبل میں لید وغیرہ جلانی گئی اور اوسکی چیت میں برق نکلا ہے اس انگ
 جلنے سے اوسمین سے قطرہ بخارات کے ٹپکنے لگے قیاساً نجس مین اور استحساناً نجس نہیں مین اور اصل
 اوسمین یہ ہے کہ اگر کسی جگہ نجاست جلانی جائے اور اوس مکان ابدیوار وغیرہ سے بسبب اسکی گرمی کے
 بخارات ٹپکے اگر اوسمین اثر نجاست کا ہے نجس کریں گے ورنہ نہیں مسئلہ بکریا چھ پیدا ہوتے ہی نہیں
 گرا اور رخی کا بیض نکلتے ہی پانی یا شور بے مین گرا فاسد نہ کرے گا مسئلہ دودھ گدہی کا یا نیکو فاسد کرے گا کچھ
 فاسد نہ کرے گا جب تک بہت نہ ہو مسئلہ ہڑی و پشم اور بال و پٹا اور سینک اور ٹم و کھڑا اور چپڑا اور خشک
 اوگڑشت مردے کے چڑیا خشک و نامتھی دانت جب یہ سب چیزیں خشک ہوں اور اسے چوبی نہ ہو
 اگر پانی میں گرین فاسد نہ کریں گے اور ان سب سے نفع لینا مباح ہے ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ
 کے قول پر مسئلہ سور کے بال اگر پانی میں کرے فاسد کریں گے اسلئے کہ نجس العین ہے اسی طرح سور
 سب اجزا نجس مین مسئلہ نافہ مشک کا طہر ہے بالاتفاق مسئلہ سپری و زردون و دوش کی بعد

[illegible]

محمود گنجه منیر الہیام ہوا یقین ہر اس یوسف جمال کی ہر شخص کو چاہے ہوسنیزد کہ خاطر خواہ ہوا امید بیز
نکتہ صین سے یہ ہے کہ غلطی کو بنائیں جہاں خطا پائیں و اسن عطا سے چاہا پائیں اور جو فائدہ اوٹھا ہیز
شاد ہوں راقم و آخر دعائے خیر سہا و ہوں فقط

حائتمہ لطیف بند جہر و نعت کے آشیان ہجر علوم پر ظاہر ہو کہ اندون رسالہ دورہ و عجلانہ نافتیانی طار
و نجس کیان بن سہی شہرہ فیض تالیف خان علم و ہنر آشتای تکریم حدیث و خبر غنیات کتابکلات اقتساب
مقبول در گاہ اند جہاں بنو علی محمد رسالہ اللہ جیکا فیض ہدایت عام ہے ہتر شاد و مواضع سے مستفیض کردہ
انام ہر خلف ارشاد کمال الکمال افضل الفضل فاخذ ورق فزوع و جدول غواص محیط معقول و منقول ہادی بن
مبین خضر طریق صدق و یقین مولانا محمد معین اسکند اللہ علی علیہا بہتہا ہرچہ ان امید و افضل نیران
محمد عبدالواحد خلف محمد مصطفیٰ خان اسکند الشی الجہان باردوم مطبع مصطفائی واقع محلہ ٹکرسن کیم فدی کجہ
فہستہ ہجر کی کو طبع سے آہستہ ہوا

نظم خمیر تاریخ الطبائع حشرہ فیض از نتایج افکار سید مصطفیٰ عالم صنوی صاحب ہر

بہی معنی ہجر علم و کمال	کلا کس مصفا جو آب دلال	عالی و محمد جو ہمازم رسم	در نام نامی بخت اور دم
یغیش شدہ ہجر و ہجر	جو ہنرہ ہلہ از اول فزع	بقیہ سدر جباری منو	رختل حدیث آبیاری نمود
سندہ ابرو زین چو سایہ فلک	سوے نعل چاہا کہ فزادہ	اگرچہ بایں مسئلہ نکت	شد از بندہ کلا و بخت نکت
بنگوش کہ ہر جہاں تاب گشت	دل ننگ انگر میش آب گشت	ز سرعت کہ شد خنج گشت	شدہ خضر دایں اسرا حلا
ز یاد معانی سپہ مستقلہ	برآمد نہ چہ یوسف مسک	سہر انگس کہ تو اعلیٰ بن پند	دو صد خضر ایسا ہر ہما
کجا خامہ و نسوہ جہاں	بکوزہ چہاں دم دم کجرا	ز قطرہ کجا و صدف در پند	لجاذرہ نور شیدہ سیمہ
درین رہ مدد عالم شہر خضر	بے سال سال نام شہر خضر	لمقصود و زہر از لطیف	مکی منہم خیر جاری نمود
دامن فکر کہ بودہ حقیقہ	المنہ	منہ	بار بار در شہرہ نظم از شا گوشت
بہر سال شہرہ فیض کہ بہتر بود	رخت سوا آب جوان روح اسکا	لنت راز و رازان خیر جہاں	از سہ خطا و چہ ہم خطا
بزرگہ اعطایا از سر تا پای	فکر و زہر و خفا و فخر و شہا	یکینہ ان سرخ تاریخ از شہا	یوسف عمری بندہ از یاد بخدا

تاریخ طبع عیسوی از نتایج طبع شیخ محمد جہاں صاحب مختلص بہ شاد

کتابی در طلالت طم گردید | انیز یاد جوان ہشہرہ مص | انیس عیسوی شدہ مہ سال | بود جاری چشم آن پند

تاریخ الطبائع ناظم بہ ہمتا مولوی محمد صلیح لہد صا۔ " لہوفا

چو کردہ ہمہ این منہر دوبارہ | شعیق عبدواللہ خان خورشید | و فالعمر بر سال طبعش | کتاب لاجواب در ہما

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

و در روز شنبه ۱۸۷۱

ابی در سنہ ۱۸۶۳ء بمبارہ شد
 دُحُوْلِي نَلَكَا اَوْدَى قِيُسْتَلَه عَز
 در آمدن میں ستر اور سے پور سنہ ۱۸۶۶ء
 وَقَدْ كَسَبْنِي هَذَا كَحَشِ اسْتَوْ دِي
 برائے گزیرا آسمان ماریا
 سِرْحَانِي قَا عُوْمِيَتِ مِرْدَالِكِ الْاِبْقَالِ
 ہائے من ہیں نہ شفا یستم دریں گور
 نَعَالِي بَعْدَ مَا قَامِيَتِ شَدَا اِيْدَ مَوْلِي
 بعد رسد اس سنبھای در داک
 تَمَّ عِيَتِ رَاسِ الْمَدْرَسِيْنَ فِي تَعْلِيْمِ الْعَرَبِيَّةِ
 مارچ مقرر تھم در سرائی در آجوت علی
 وَالْعَارِسِيَّةِ فِي الْمَدْرَسَةِ مَهَارَا نَا وَالْفِي
 و فارسی در در سہ مبارہا ویر
 فَوْضَ اِلَيَّ اَمْرِي سَا حَةِ الْاَدْوَانِ تَحْتِ يَدِي
 ملکہ در دہ سہ س کار ہائیں میں حدست
 فِي قُوِي كِرَادَه تَقْدِي شُكْر ع
 در دہات گروہ مار در سنہ ۱۸۶۸ء
 شَرَعَ مَهَارَا نَا شَبُو سِي كِه و نَعْلَم
 امار کرد مبارہا شہر سگ در آجوت

سنہ ۱۸۶۶ء میں ادوے پور میں اور میں
 کالے ناگ نے یا دن میں
 کاٹا علاج سے غایت درجہ
 تکلیف پانے کے بعد
 بفضل خدا تعالی شفا پائی
 سنہ ۱۸۶۷ء میں مدرسہ سادل
 عمر بی اور فارسی کا
 محارانا سکول میں مقرر ہوا
 بہرہ منعم حد و بست پر گزیرا
 تحصیل حضور کی کیا گیا سنہ ۱۸۶۹ء
 میں مہارانا سری شنبو سنگ
 جی جیسے فارسی اور اردو پڑھائی
 لگے۔

اے خدا کی کہ بہتان رقوم پہیل باخیز و پناہ دارا علم
لکھامہم و عَمَّا يَهْدِيهِ اللَّهُ إِلَيْنَا لَمْ يَكُنْ مَكْرُوهٌ

حاکمان و عالماں آں راہی ہمارا امر و

اَمْرِي بِالْقَصْدِ إِلَى مَسَاكِينِهِمْ لَا تَطْرُقُ

اگر دہرا جہش ہوسے آبادی آنا ہا ہیم

فِي مَسَاكِينِهِمْ وَالْفَقْرُ عَنْ أَهْلِ الْحُكَامِ

درماں آنا و حجتو کم از کار حاکمان

فَقَصَدْتُ إِلَيْهِمْ دُكَّانَ حِدَّةٍ مَادُّعٍ

ہیں آہنگ کردم ہست آنا پس رو ہزار چو ہنگ

إِلَى مِرْبَاطٍ لِيُفَوِّتَ ثَلَاثَةَ أَلْفٍ

سویس از سنہا زیادہ از سہ ہزار

فَصَبَقْتُ وَكَانَ مِقْدَارُ مَا بَقِيَ عَلَى الْحُكَامِ

مثل و بود انداز اچھا ثبات شد و

رَمَّا تَحْتَهُ أَمِيرٌ بِمَالٍ دَلَّ وَلَهُ ثَلَاثَ

اراجہ من کردہ ار مال سہ کار سہک

هَآئِذٍ أَلْفٌ وَخَمْسِيَّتَيْنِ أَلْفًا كَانِ

دو سہ ہزار و درود

أَنْعَانِيَّتَيْنِ الْعَسْكَرِيَّتَيْنِ الصَّامِعَتَيْنِ

سکران سزاوارک

۱۷۰

دوسرے افسردن پر

تاشی ہونے سے علیٰ

اختیارات کے ساتھ

تحقیقات غبن اخلاص مکرہ

کے دیہات میں جا کر کی جنگی

تین ہزار مثنوی کی تشریف

سے ساڑھے تین لاکھ

روپیوں کا غبن حاکمون اور عالمن

کی نسبت ثابت ہوا۔

۱۸۷۸ء میں ولایتیوں کی

فوج کے اشنار تحقیقات

غبن میں ایک ولایتی نے

جہیر بند و چلائی عنایت ایزی

سے گولی نہ لگی

۱۷۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

[illegible]

وَجِئْتُمْ بِآيَاتِي أَقْدِرُ يُعَوِّذُ مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا
 سیر مذمت در دو اوراد و پرورد اصل و صلا
 مِرْجُو أَحِبَّكُمْ وَكَانَ لِي الْإِطْلَافُ فِي
 از اطاقت آن و بودم ماکم با اعتبار در
 انْقِصَاكُمَا الْمَجْبُورِ بِيَدِيَّةٍ وَمَعْمَدَا قَدَلْتُ
 احراز مقتضات فوعداری و با وجود این خدمت
 أَمْرُ الْعَصْلِ فِي لُطَالِبَاتٍ وَحِيلَ إِلَيَّ أَمْرُ
 لعمرو ج در مقتضات دیوانی و گزاردیدید
 لَقَصَبَةُ الْبَلَدِ وَحِفْظُ الصَّحَةِ وَالْمُنَا
 کسوس کار صدائی شهر و حفظان صحت و سیر
 كَانَ الْإِسْتِمَاءُ إِلَيَّ فِي سِتَّةٍ وَعِشْرِينَ
 بود داروئی سوسوس درست و شش
 صِبْغَةً مُخْلِقَةً مِثْلَ التَّوْبَةِ وَتَرْتِيقُ الْمَاءِ
 کارخانه مختلف مانند روشی و آب پاک
 فِي الطَّرِيقِ وَبِنَاءِ الْكَيْفِ وَرَفْعِ
 در راه و بنا کردن بهائیه و رفع حدت
 نَتَبَّهًا وَتَعْيِيرَ السَّكَايَةِ وَتَرْجِيْبِ
 و دور نگه داشتن کدگی آن و تمیز کردن باغهای دینی
 أَمْرُ السُّقْرِ مِثْلَ التَّشْبِيرِ وَتَقْدِيرِ

و سترکت سیر مذمت
 یوس ہوا جہین مجبوری کے
 اختیارات کلی حاصل تھے اور
 اسی کام کے ساتھ
 حج مطالبات خفیفہ اور
 کمشنر مینو سپلٹی اور
 حفظان صحت مقرر ہوا اور
 جدید انتظام سے
 چھبیس کارخانجات متفرق
 مثل شہر کے روشنی اور
 چھڑ کاؤ اور بیم پولس اور باغات
 کی مددستی اور بازاروں کی جو دہرہ
 وغیرہ کا کام انجام دیتا رہا

مدرسہ طبیب در ریاست آسین ہوتے

مملکت میں پویش و تصرف ادا دیں فیہما

لکھ سو اڑھیسٹم کہ دو اسکیموں میں

دینی سندھم اسٹموی اٹھا با آتھا عیب

در سندھم منہم کہ دند نہ راکہ بیک آتھا

و آصابٹ کہ جلا یعینہا و نہ عیب آتھا

پیشہ و رسا نہ مردی را حاوی خود و کماں رسا

آخند کہ کبد کا میرت لعلیہ و تعلقہ

کہ میک آن گرفتہ است محمد اور از شکم اور از قوت

لہو آقا دقتا نہا منعت عیب کذا

کرد پس باز دہشتم ازین

لہو کہ عیب بکل سالمیت و

پس لکھ منہم شکم نیمت را

از منہم کبد کا سالیہ و نجلیہ

دو ہورم آتھا راجہ رسا و خلاصی

من القل و کشتی قریہ صیدہ

ارکشی دہم در وہ سودہ

المتعلقہ با جوبہ رسا اعلیٰ دکار

تعلقہ اجبہ خا بندہ رسا دکار

۱۸۶۲ء حلیہ آدمی کے

مر جانے پر ایک عورت کو

کلیجہ کہا جانی کی علت ڈاکٹر

قرار دیکر لوگوں نے مار ڈالنا

چاہا میں نے روک کر شکم میت چیر کر

دکھا دیا اور اس عورت کو مار ڈالنا

سے بچا فی مسودہ متعلقہ اجبہ

دوکان میں رات کو سوتا تھا